ازعدالتِ عظمیٰ

یادوٗپی پاٹھڈے (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے وغیرہ۔

بنام

سٹیٹ آف مہاراشٹرا

تاریخ فیصلہ: 24 جنوری 1996

[کے راماسوامی، ایس صغیر احمد اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

دفعات 23(2)، 26، 28-سولٹیئم پر سود-دفعہ 23(1) کے تحت معاوضے کے جزو کا حصہ نہیں- دعویدار ایوارڈ کی تاریخ سے بڑھے ہوئے معاوضے پر سود کے حقدار ہیں اور متعلقہ معاوضے پر اپیل پر، اگر بڑھایا گیا ہے، جمع کی تاریخ تک-ریاست نے جمع ہونے تک بڑھے ہوئے معاوضے پر بقایا سود جمع کرنے کی ہدایت کی۔

پیریار اینڈ پریکنی ربرز لمیٹڈ بنام ریاست کیرالہ، اے آئی آر (1990) ایس سی 2192، فی انکوریم قرار پایا۔

پریم ناتھ کپور ودیگر وغیرہ بنام نیشنل فرٹیلائزر کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ ودیگراں، سی اے 11398/95 وغیرہ، جس کا فیصلہ ایس سی نے 29 نومبر 1995 کو کیا تھا، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2872، سال 1996 وغیرہ وغیرہ۔

سی او ایس نمبر 554، سال 1983 کے ساتھ ایف اے نمبر 687، سال 1979 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 8.10.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس کے سی پاسی اور وی ایس کلکرنی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

جواب دہندہ کی طرف سے ایس ایم جادھو اور ڈی ایم نر گولکر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

واحد سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندگان حصول اراضی کے قانون (ایکٹ 1، سال 1894) (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کی دفعہ 23(2) کے تحت قابل ادائیگی سود کی ادائیگی کے حقدار ہیں۔ اضافی رقم 15 دسمبر 1979 کو ریفرنس کورٹ نے معاوضے میں اضافہ کرتے ہوئے دی تھی۔ عدالت عالیہ نے اپنے 4.12.1995 کے فیصلے کے ذریعے معاوضے کو مزید بڑھا کر 42,056.15روپے کر دیا ہے۔ اپیل گزاروں نے 6308.42روپے کے سولٹیئم پر سود کا دعوی کیا جس کی عدالت عالیہ نے اجازت نہیں دی تھی۔ سولٹیئم پر سود کا حساب 1.1.1967 سے 31.12.1971 تک لگایا گیا تھا۔ اپیل گزاروں نے پیریار اینڈ پریکانی ربرز لمیٹڈ بنام ریاست کیرالہ، اے آئی آر (1990) ایس سی 2192 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے کہا کہ سولٹیئم پر سود ایکٹ کی دفعہ 23 (1) کے تحت جزو کا ایک حصہ ہے اور اس لیے وہ سود کی ادائیگی کے حقدار ہیں۔ اس لیے عدالت عالیہ کا سولٹیئم پر سود سے انکار کرنا درست نہیں تھا۔ دلیل کو سمجھنے کے لیے ایکٹ کی توضیعات کو دیکھنا ضروری ہے۔

دفعہ 28 عدالت کو سود دینے کا اختیار دیتی ہے جب عدالت کلکٹر کی طرف سے دی گئی رقم سے زیادہ معاوضے کو اس میں بیان کردہ شرح پر، یعنی ترمیم ایکٹ 68، سال 1984 سے پہلے، مرکزی ایکٹ کے تحت 6 فیصد سالانہ یا ایکٹ میں مقامی ترامیم کے ذریعے ترمیم شدہ مناسب ایکٹ کے مطابق شرحوں پر بڑھا دیتی ہے۔ 24 ستمبر 1984ء کو دعویدار قبضہ لینے کی تاریخ سے ایک سال تک 9 فیصد سالانہ سود کے حقدار ہوں گے اور اس کی میعاد ختم ہونے پر 15 فیصد سالانہ شرح سود کے حقدار ہوں گے۔

دفعہ 23(1) میں تصور کیا گیا ہے کہ ایکٹ کے تحت حاصل کی گئی زمین کے لیے دیے جانے والے معاوضے کے تعین میں عدالت مقدمے کے دیے گئے حقائق پر لاگو شق (1) تا (6) میں طے شدہ متعلقہ معیارات پر غور کرے گی۔ لہذا، عدالت کو دفعہ 23(1) کے تحت دعویدار کو دیے جانے والے معاوضے کا تعین کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دفعہ 23(2) میں کہا گیا ہے کہ زمین کی بازاری بھاؤ کے علاوہ عدالت ہر معاملے میں ترمیم ایکٹ سے پہلے 15 فیصد اور ترمیم ایکٹ کے بعد حصول کی لازمی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس طرح کی بازاری بھاؤ پر 30 فیصد سالانہ رقم دے گی۔ اس لیے قانون سازی نے حصول کی لازمی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے دفعہ 23 (1) کے تحت معاوضے اور بازاری بھاؤ پر اضافی رقم کے درمیان فرق کیا۔ دوسرے لفظوں میں، دفعہ 28 سولٹیئم پر سود کی ادائیگی کو نہیں سمجھتی جب اس میں ایکٹ کی دفعہ 23(1) کے حوالے سے دفعہ 28 کے تحت معاوضے پر سود کی ادائیگی کا واضح طور پر ذکر ہوتا ہے۔ اس طرح عدالت عالیہ سولٹیئم پر سود نہ دینے میں درست تھی۔ اسی طرح کا نظریہ اس عدالت نے 29 نومبر 1995 کو پریم ناتھ کپور اینڈ اینڈر وغیرہ بنام نیشنل فرٹیلائزر کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ و دیگراں، سی اے 95/11398 وغیرہ میں تین ججوں کی بنچ کے ذریعے پیریار کے مقدمہ (اوپر) کے بعد لیا تھا۔

یہ سچ ہے کہ پیریار کے معاملے میں اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ سولٹیئم پر سود دفعہ 23 (1) کے تحت جزو کا حصہ ہے۔ بدقسمتی سے اس وقت نہ تو ان توضیحات پر غور کیا گیا اور نہ ہی مذکورہ بالا توضیحات کے فرق کو اس عدالت کے علم میں لایا گیا۔ لہذا، یہ غلط نظریہ اختیار کیا گیا کہ سولٹیئم پر سود ایکٹ کی دفعہ 23(1) کے تحت معاوضے کے جزو کا حصہ ہے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ دفعہ 28 کے تحت دعویدار دفعہ 26 کے تحت عدالت کے فیصلے کی تاریخ سے اور دفعہ 54 کے تحت متعلقہ معاوضے پر اپیل پر، اگر بڑھایا جائے تو، عدالت میں جمع کی تاریخ تک، بڑھے ہوئے معاوضے پر سود کے حقدار ہوں گے۔ لہذا، ریاست کو عدالت میں جمع کرنے کی تاریخ تک بڑھے ہوئے معاوضے پر بقایا سود جمع کرنے کی ضرورت ہے۔

اپیلوں کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے لیکن، حالات میں، بغیر کسی قیمت کے۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document